ترجمۂ منظوم سورۃ الفاتحہ

جناب ڈاکٹر سید علی اطہر مرغوبؔ چاند پوری

ابتدا کرتا ہوں نام رب سے میں
جس کے رحمان و رحیم اوصاف ہیں
حمد اس اللہ کے ہے شایانِ شاں
کل عوالم کا جو خود روزی رساں
رحم پرور رحم گستر مہرباں
پوچھ گچھ کے دن کا مالک (بیگماں)
کرتے ہیں تیری عبادت (شاد ہیں)
اور تجھی سے طالبِ امداد ہیں
ہم رہیں اس راہ پر ثابت قدم
راہ جو نیکوں کی ہے بے کیف و کم
ہے انھیں کی راہ، راہِ پُر صواب
نعمتوں سے ہیں جو تیری فیضیاب
جو ترے مغضوب ہیں اور دوزخی
ان سے تو مالک بریّت ہی بھلی

ترجمۂ منظوم آیہ الکرسی (البقرہ آیت ۲۵۵ تا ۲۵۷)

ورد کر نامِ خدا طبع سلیم
جو بڑا رحمان ہے بے حد رحیم
بندگی کے ہے جو قابل بالیقین
ما سوا اس کے کوئی اللہ نہیں
دائمی زندہ ہے یہ معلوم ہے
سب پہ حاوی ہے جو وہ قیوم ہے
اونگھنا کیا نیند کیسی کیا مجال
(منکشف ہو ہر گھڑی جب اس پہ حال)
جملہ موجوداتِ افلاک وزمیں
ہیں اسی معبود کے زیر نگیں
کب کوئی اس تک سفارش کرسکے
ہاں کسی کو گر اجازت خود وہ دے
رو برو بندوں کے یا گذرے ہیں جو
جانتا ہے وہ سبھی اعمال کو
نیز اس کا علم کیا سمجھے بشر
جس قدر چاہے وہ اتنا ہی مگر
اس کی کرسی کی یہ وسعت بیگماں
جملہ افلاک وزمیں ہیں درمیاں
بار اُن سب کا اٹھائے بیکراں
بے تکلف اس کا ہے حفظ واماں
وہ ہی تو اعلیٰ علی الاعلان ہے
افضل واعظم عظیم الشان ہے
دین میں اب ذکر ہی کیا جبر کا
جب ہدایت گمرہی سے ہے جدا

وہ جو مصنوعی خداؤں سے پھرا — اوراک اللہ کا قائل ہوا
اس نے وہ مضبوط رسی لی پکڑ — ٹوٹ ہی سکتی نہیں جس کی جکڑ
وہ خدا سنتا ہے سب کی بات کو — جانتا ہے ساری معلومات کو
مومنوں کا دوست ہے اللہ انھیں — لاتا ہے تاریکیوں سے نور میں
اور جنھوں نے کی اطاعت کفر کی — ان سبھوں کے تو شیاطیں ہیں ولی
نور سے ان پیرووں کو کھینچ کر — ظلمتوں میں ڈالتے ہیں سر بسر
ہاں یہی تو ہیں مصاحب نار کے — آتش دوزخ ہے جن کے واسطے

ترجمۂ منظوم آیۂ شہادت (آل عمران آیت ۱۸ تا ۱۹)

خود گواہی اپنی دیتا ہے خدا — علم والے اور ملائک ما سوا
قابل سجدہ نہیں کوئی دگر — جز خدائے پاسبانِ داد گر
کب کوئی اللہ ہے اِلّا وہی — عزت و حکمت ہے جس کی دائمی
ہے پسندیدہ جو نزدیکِ خدا — وہ یقینا دین ہے اسلام کا
اور پہلی امتوں والے بشر — کرتے ہیں انکار اس کا جان کر
یہ جو ہیں باغی دلائل دیکھ کر — اس کا باعث ان کا ہے آپس کا شر
بے شک ان کے کفر اور انکار پر — لینے والا ہے بعجلت وہ خبر

ترجمۂ منظوم آیۂ مُلک (آل عمران آیت ۲۶ تا ۲۷)

کہہ خدا سے یہ کہ مالک ملک کے — مملکت ہے صرف تیرے ہی لئے
جس کو چاہے سلطنت اس کو ملے — جس کی چاہے بادشاہی چھین لے
عزت وذلت تری منشا کے زیر — جس طرح چاہے کرے خود ہیر پھیر
خوبیاں بٹتی ہیں تیرے ہاتھ سے — بیگماں ہر شئے پہ قدرت ہے تجھے
دخلِ شب دن میں تو دن کا رات میں — تاکہ وہ گھٹتے رہیں بڑھتے رہیں
حکم سے تیرے پڑے میت میں جاں — زندہ سے چاہے تو میت ہو عیاں
کر رکھے ہیں تو نے وا روزی کے باب — جتنا چاہے جس کو بخشے بے حساب